حسد ایک گناہِ بے لذت

از: محمد عبد الماجد قادری، حیدر آبادی، جماعت: رابعہ

حسد کی وضاحت:

امام غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسد صرف نعمت پر ہی ہوتا ہے، جب باری تعالیٰ تمھارے کسی مسلمان بھائی کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو اس وقت تمھاری دو حالتیں ہوتی ہیں:

(۱) تم اس کی نعمت کو ناپسند کرو اور اس کے زوال کی آرزو کرو، اس حالت کو حسد کہتے ہیں۔

(۲) تم نہ تو زوال نعمت کی تمنا کرو اور نہ ہی اس کے وجود کو ناپسند جانو، البتہ تمھارے دل میں یہ چاہت ہو کہ تمھیں بھی اس قسم کی نعمت ملے، اس حالت کو رشک کہتے ہیں۔[إحياء العلوم للغزالی ، باب : بيان حقيقة الحسد وحكمه وأقسامه ومراتبه ، جز: ۳ ، ص : ۱۹۲]

اس کا حکم:

امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل علم نے فرمایا کہ حسد کی دو صورتیں ہوتی ہیں: (۱) حقیقی (۲) مجازی

(۱) حقیقی: حقیقی حسد یہ ہے کہ صاحب نعمت سے زوال نعمت کی تمنا کی جائے۔ اس کی حرمت پر امت کا اجماع ہے۔

(۲) مجازی: مجازی حسد [جسے غبطہ بھی کہا جاتا ہے] یہ ہے کہ صاحب نعمت سے زوال نعمت کی تمنا کیے بغیر، اس جیسی نعمت کے حصول کی آرزو کی جائے۔ اگر یہ دنیوی امور میں ہو تو مباح ہے اور اگر طاعات میں ہو تو مستحب ہے۔ [شرح النووي على مسلم ، الجزء السادس ، باب : فضل من يقول بالقرآن ويعلمه الخ ، جز: ٦ ، ص : ۹۷]

اس کی قسمیں:

حسد کی دو قسمیں ہیں:

(۱) کبھی حسد، دنیوی امور سے متعلق ہوتا ہے مثلاً مال و دولت، جاہ و منصب اور حسن و جمال و غیرہ۔

(۲) کبھی حسد، دینی امور سے متعلق ہوتا ہے مثلاً نبوت و رسالت وغیرہ۔

اس کے درجات:

حسد کے چار درجے ہیں:

پہلا درجہ یہ ہے کہ حاسد، دوسروں کی نعمت کا زوال چاہے، اگرچہ اسے نہ ملے۔ اس قسم کا حسد، مسلمانوں پر گناہ کبیرہ ہے اور کافر فاسق کے حق میں جائز مثلاً کوئی مال دار اپنے مال سے کفر یا ظلم کر رہا ہے، اس کے مال کی بربادی، اس لیے چاہتا ہے کہ دنیا، کفر و ظلم سے بچے، یہ جائز ہے۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ حاسد، دوسروں کی نعمت خود لینا چاہے کہ فلاں کا باغ یا اس کی جائداد میرے پاس آجائے یا اس کی ریاست کا، میں مالک ہو جاؤں۔ یہ حسد بھی مسلمانوں کے حق میں حرام ہے۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ حاسد، اس نعمت کے حاصل کرنے سے خود تو عاجز ہے؛ اس لیے آرزو کرتا ہے کہ دوسروں کے پاس بھی نہ رہے تاکہ وہ مجھ سے بڑھ نہ جائے۔ یہ بھی منع ہے۔

چوتھا درجہ یہ ہے کہ وہ تمنا کرے کہ یہ نعمت، دوسروں کے پاس بھی رہے اور مجھے بھی مل جائے یعنی دوسروں کا زوال نہیں چاہتا، اپنی ترقی کا خواہش مند ہے، اسے غبطہ کہتے ہیں۔ یہ دنیوی باتوں میں منع اور دینی باتوں میں اچھا اور کبھی واجب ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے :

((و في ذلک فلیتنافس المتنٰفسون)) [المطففین : ۸۳ ، الآیة : ۲٦]

((اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے))[کنزالإیمان ، للإمام أحمد رضا البریلوي]

حدیث شریف میں ہے کہ:

(دو شخصوں پر حسد یعنی غبطہ جائز ہے: ایک وہ عالم دین جو اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہو۔ دوسرا وہ سخی مال دار جس کے مال سے فیض جاری ہو)[تفسیر نعيمي للمفتي أحمد يار خان النعيمي ، البقرة ، الآية : ١٠٩]

حسد کا تذکرہ متعدد قرآنی آیات میں موجود ہے، یہاں دو قرآنی آیات ملاحظہ ہوں:

(۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

((ولا تتمنوا ما فضل الله به بعضكم على بعض للرجال نصيب مما اكتسبوا وللنساء نصيب مما اكتسبن واسئلوا الله من فضله إن الله كان بكل شيئ عليما)) [النساء : ٤، الآية : ٣٢]

((اور اس کی آرزو مت کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے، تم میں ایک کو، دوسرے پر بڑائی دی، مردوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ، اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے))[كنزالإيمان ، للإمام أحمد رضا البريلوي]

صدر الافاضل، حضرت علامہ نعیم الدین مرادآبادی رضی اللہ عنہ اس آیت کے تحت ارشاد فرماتے ہیں کہ:

آپس میں بغض وحسد نہ کرو، یہ نہایت بری صفت ہے، حاسد، دوسرے کو اچھی حالت میں دیکھتا ہے تو اپنے لیے اس کی خواہش کرتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی، اس نعمت سے محروم ہو جائے، یہ ممنوع ہے، بندے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے، اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت و غنا کی یا دینی مناصب و مدارج کی، یہ اس کی حکمت ہے۔ [تفسير خزائن العرفان للعلامة نعيم الدين المرادآبادي ، النساء : تحت الآية]

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((ومن شر حاسد إذا حسد)) [الفلق : ١١٣ ، الآية : ٥]

((اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے)) [كنزالإيمان ، للإمام أحمد رضا البريلوي]

اس آیت کے تحت حضرت علامہ نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔ [تفسير خزائن العرفان للعلامة نعيم الدين المرادآبادي ، الفلق ، تحت الآية]

حسد کی مذمت، احادیث کریمہ کی روشنی میں:

حسد کے متعلق متعدد احادیث کریمہ میں سخت وعیدیں آئی ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

(۱) عن أنس أن رسول الله ﷺ قال :

(الحسد ياكل الحسنات كما تاكل النار الحطب ، والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار ، والصلاة نور المؤمن ، والصيام جُنة من النار) [سنن إبن ماجه ، باب : كتاب الزهد ، جز: ۵ ، ص : ۲۹۵ ، رقم : ۴۲۱۰]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اور صدقہ خطاؤں کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتی ہے، نماز مومن کا نور ہے اور روزہ آگ (جہنم) سے ڈھال (بچاؤ) ہے)

(۲) عن عبد الله بن بسر أن رسول الله ﷺ قال :

(ليس منى ذو حسد ولا نميمة ولا كهانة ولا أنا منه) [جمع الجوامع للسيوطي ، باب : حرف اللام ، جز: ۱ ، ص : ۱۲۴۸۵ ، رقم : ۱۳۶۴]

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(حسد، چغلی اور کہانت نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے) یعنی مسلمان کو ان چیزوں سے بالکل تعلق نہ ہونا چاہیے۔

(۳) عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال :

(تفتح أبواب الجنة يوم الإثنين و يوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك بالله شيئا إلا رجلا كانت بينه وبين أخيه شحناء فيقال : أنظروا هذين حتى يصطلحا ، أنظروا هذين حتى يصطلحا ، أنظروا هذين حتى يصطلحا) [صحيح مسلم ، باب : النهى عن الشحناء والتهاجر ، جز : ٨ ، ص : ١١ ، رقم : ٦٧٠٩]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(دوشنبہ اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کی مغفرت کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو مگر اس شخص کو نہیں بخشا جاتا جو اپنے بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہو، تو کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں)

(٤) عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ :

(لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تناجشوا وكونوا عباد الله إخوانا) [صحيح مسلم ، باب : تحريم الظن والتجسس والتنافس ، جز : ٨ ، ص : ١٠ ، رقم : ٦٧٠٣]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(آپس میں نہ حسد کرو، نہ بغض رکھو، نہ جاسوسی کرو، نہ ایک دوسرے کے عیب تلاش کرو، اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کے رہو)

(٥) عن أنس قال : قال رسول الله ﷺ :

(لا تحاسدوا ولا تقاطعوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخوانا ولا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ۔ [مسند أحمد بن حنبل رضي الله تعالىٰ عنه ، باب : مسند أنس بن مالک رضي الله تعالىٰ عنه ، جز : ٣ ، ص : ١٦٥ ، رقم : ١٢٧١٤]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(آپس میں ایک دوسرے سے نہ حسد کرو، نہ قطع تعلق کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے منہ پھیرو۔ اے اللہ کے بندوں! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے)

قرآنی آیات اور احادیث شریفہ سے مستفاد جواہر:

(۱) زوال نعمت کی تمنا جائز نہیں (۲) تقسیم انعامات الہیہ بتقاضاے حکمت ہیں

(۳) باری تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرنا چاہیے (۴) اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے (۵) حسد سے بچنا چاہیے (۶) حاسد کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنا چاہیے (۷) حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے (۸) صدقات خطائیں مٹاتا ہے (۹) نماز مومن کے لیے نور ہے (۱۰) روزہ جہنم کے لیے ڈھال ہے (۱۱) حسد، چغلی اور کہانت کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں (۱۲) دوشنبہ اور جمعرات کے دن حاسد کی بخشش نہیں ہوتی جب کہ دیگر مسلمانوں کی بخشش ہو جاتی ہے (۱۳) حسد کرنا، بغض رکھنا، پیٹھ پیچھے برائی کرنا اور ایک دوسرے سے منہ پھیرنا جائز نہیں (۱۴) حسد دین کو مونڈ دیتی ہے (۱۵) سلام کرنا چاہیے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور حسد کا جذبہ ختم ہوتا ہے۔

حسد کے چند نمایاں نقصانات:

مبلغ اسلام، حضرت علامہ عبد المبین صاحب قبلہ نعمانی دام ظلہ العالی اپنی کتاب "حسد و کینہ کی تباہ کاریاں" میں حسد کے نقصانات شمار کراتے ہوئے رقم طراز ہیں:

(۱) حاسد، اللہ و رسول کا نافرمان ہوتا ہے (۲) حاسد کے دل میں، کامل ایمان باقی نہیں رہتا (۳) حاسد کی نیکیاں، حسد کی وجہ سے بے اثر ہو جاتی ہیں (۴) حاسد، دوستی اور صحبت کے لائق نہیں رہتا (۵) حاسد، مصائب کو دعوت دیتا ہے اور نعمتوں کو اپنے سے دور رکھتا ہے (۶) حسد، کفار کی عادت ہے جیسا کہ قرآن

کریم میں ہے: ((حسدا من أنفسهم)) [البقرة : ۲ ، الآیة : ۱۰۹](۷)حاسد سے، قرآن پاک میں پناہ مانگنے کا حکم آیا ہے یعنی اس سے دور رہنے کی دعا، قرآن میں وارد ہے(۸) حسد سے عداوت پیدا ہوتی ہے(۹) حسد، آپس میں پھوٹ اور جدائی کا سبب ہے(۱۰) حسد، اتحاد کا دشمن ہے(۱۱) حسد، قرابت داری کو ختم کر دیتا ہے(۱۲) حاسد، اپنی عاقبت بھی برباد کرتا ہے اور دنیا بھی(۱۳) ہر چیز کا کچھ فائدہ ہوتا ہے اور حسد کا کچھ فائدہ نہیں(۱۴) حسد سے شیطان خوش ہوتا ہے اور خدا ناراض(۱۵) حسد کی وجہ سے، حاسد، کفر کے قریب ہوتا ہے، ابلیس کی مثال، سامنے ہے کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت برداشت نہ کی اور کفر کر بیٹھا۔[حسد و کینہ کی تباہ کاریاں، ص:۸]

حسد سے بچنے کے انعامات:

(۱)حسد سے بچنے والا، ہدایت یافتہ ہوتا ہے

(۲)حسد سے دوری، دخول جنت کا سبب ہے

(۳)حسد سے پرہیز کرنا، کامیابی کا سبب ہے

(۴)حسد سے دور رہنے والا، لوگوں میں مقبول ہوتا ہے

(۵)حسد سے اجتناب کرنا، قرب خداوندی کا ذریعہ ہے

اقوال سلف:

(محترم قارئین کرام! اب ذیل میں مستند کتابوں سے چند حکمت بھرے اقوال نقل کیے جا رہے ہیں، انھیں پڑھ کر اپنا محاسبہ کریں۔

اقوال سلف صالحین:

(۱) حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حاسد کی تین نشانیاں ہیں:

(۱) جب سامنے آتا ہے تو چاپلوسی کرتا ہے (۲) پیٹھ پیچھے غیبت کرتا ہے (۳) جب دوسرے پر مصیبت آتی ہے تو خوش ہوتا ہے۔ [حسد و کینہ کی تباہ کاریاں، ص:۱۰]

(۲) حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(۱) ہمیشہ خاموش رہا کر، پرہیز گاری حاصل کرے گا (۲) دنیا پر مت للچا، اس سے تمھارا حافظہ قوی ہو جائے گا (۳) طعنہ زن مت بن، لوگوں کی زبان سے محفوظ رہے گا (۴) حاسد مت بن، تیری فہم میں تیزی آئے گی۔۔ [حسد و کینہ کی تباہ کاریاں، ص:۱۱]

(۳) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(۱) حاسد کو، کبھی راحت نصیب نہیں ہوتی (۲) بخیل کے اندر، کبھی وفاداری نہیں ہوتی (۳) تنگ دل کا، کوئی دوست نہیں ہوتا (۴) جھوٹے میں، مروءت نہیں ہوتی (۵) خائن، قابل اعتماد نہیں ہوتا (۶) بد اخلاق کے اندر، محبت نہیں ہوتی۔ [حسد و کینہ کی تباہ کاریاں، ص:۱۳]

(۴) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"بندے کا، موت کو کثرت سے یاد کرنا، خوشی اور حسد کو کم کر دیتا ہے"۔ [إحياء العلوم للغزالی ، باب : القول في ذم الحسد إلخ ، جز: ۳ ، ص : ۱۸۹]

(۵) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"نعمت پر حسد کرنے والے کے سوا، میں ہر شخص کو راضی کر سکتا ہوں؛ کیوں کہ حاسد زوال نعمت پر ہی راضی ہوتا ہے"۔ [إحياء العلوم للغزالی ، باب : القول في ذم الحسد إلخ ، جز: ۳ ، ص : ۱۸۹]

امکان غالب ہے کہ اتنا پڑھنے کے بعد ہر ذی عقل کو یہ خیال ضرور آئے گا کہ حسد سے بچنا چاہیے ؛اس لیے ذیل میں حسد سے بچنے کی تدبیر ذکر کی جارہی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔ آمین

حسد سے بچنے کی تدبیر:

مبلغ اسلام حضرت علامہ عبد المبین صاحب قبلہ نعمانی، اپنی کتاب "حسد و کینہ کی تباہ کاریاں" میں حسد سے بچنے کی صورت بیان کرتے ہیں:

حسد سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے جب کسی کو اپنے سے بڑا دیکھے اور دل میں حسد کی چنگاری سلگنا شروع ہو جائے تو فوراً یہ سوچ لے کہ جو کچھ منصب اور دولت اس کے پاس ہے سب اللہ کی عطا کردہ ہے، اس پر اعتراض کرنا اور اس سے زوال کی خواہش کرنا، اللہ سے مقابلہ کرنا ہے، اس کی دی ہوئی نعمت کی زوال کی خواہش کرنا، سرے ہی سے نادانی اور خالص شیطانی فکر ہے، ان شاء اللہ جلد ہی حسد کی آگ بجھ جائے گی اور اس کے عظیم نقصان سے بچ جائے گا۔[حسد و کینہ کی تباہ کاریاں، ص:۱۴]

ہاں! اگر حصول نعمت ہی مقصود ہے تو اس جیسی نعمت یا منصب کا طلب گار بنے جسے غبطہ اور رشک کہتے ہیں، یہ بلاشبہ جائز ہے۔

خلاصہ:

قارئین کرام! مذکورہ بالا قرآنی آیات، احادیث شریفہ اور اقوال امت سے بحسن و خوبی یہ معلوم ہو چکا ہو گا کہ حسد کس قدر عظیم مہلک بیماری اور گناہ بے لذت ہے۔ حسد کرنے والا نہ دنیا میں کامیاب ہو تا ہے اور نہ ہی آخرت میں کامیاب ہو گا۔ اس لیے حتی الوسع ہمیں چاہیے کہ حسد سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ السلام کے صدقے، حسد جیسے عظیم گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد عبد الماجد قادری
دار العلوم فیض رضا، شاہین نگر، حیدر آباد